تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

Allama Iqbal Open University Solved Assignments Spring 2026	
Course Code:	**417 Code**
Course Name:	Pak Study
Class:	**BA**
Total Credit Hours	**3**
Total Assignments	**2**

گھر بیٹھے حل شدہ مشقیں، گیس پیپرز، کتابیں اور خلاصے حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں واٹس ایپ نمبر:03036940016

نوٹ: ہم طلبہ کے لیے جامع اور معیاری تعلیمی خدمات فراہم کرتے ہیں۔ ہماری خدمات میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز، سابقہ پرچے، تازہ ملازمتوں کی معلومات، آن لائن سی وی تیار کرنا، ملازمت کے لیے درخواست دینا، یونیورسٹی داخلوں میں رہنمائی اور درخواست جمع کروانا شامل ہیں۔ اس کے علاوہ یونیورسٹی سے متعلق طلبہ کے ہر قسم کے تعلیمی اور رہنمائی کے کام میں مکمل تعاون فراہم کیا جاتا ہے تاکہ طلبہ کو ایک ہی جگہ پر تمام ضروری سہولیات میسر آسکیں۔

واٹس ایپ گروپ جوائن کرنے کے لیے سامنے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔

Whatsapp Group

واٹس ایپ چینل جوائن کرنے کے لیے سامنے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔

Join Our WhatsApp Channel JOIN NOW

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

Assignment 2

سوال نمبر 1: ماونٹ بیٹن کے عزائم کو قائد اعظم نے کیسے ناکام بنایا؟ تفصیلاً بیان کیجیے۔

جواب:

لارڈ ماونٹ بیٹن کے عزائم اور قائد اعظم کا دفاع:

لارڈ لوئس ماونٹ بیٹن فروری 1947 میں ہندوستان کا آخری وائسرائے بنا کر آیا۔ اس کے عزائم اور منصوبے درج ذیل تھے جنہیں قائد اعظم نے ناکام بنایا:

ماونٹ بیٹن کے عزائم:

1. **متحدہ ہندوستان کو قائم رکھنا:** ماونٹ بیٹن کا سب سے بڑا عزیم تھا کہ ہندوستان کو تقسیم ہونے سے بچایا جائے۔ وہ چاہتا تھا کہ مسلمانوں کو کچھ مراعات دے کر ایک متحدہ ہندوستان برقرار رکھا جائے۔
2. **پاکستان کو چھوٹا اور کمزور بنانا:** اگر تقسیم ہوتی بھی ہے تو پاکستان کو اتنا چھوٹا اور کمزور بنایا جائے کہ وہ زندہ نہ رہ سکے۔
3. **غیر منقسم پنجاب اور بنگال:** ماونٹ بیٹن چاہتا تھا کہ پنجاب اور بنگال کو تقسیم نہ کیا جائے بلکہ انہیں متحدہ رکھ کر یا تو ہندوستان کے ساتھ ملا دیا جائے یا ایک خود مختار ریاست بنا دیا جائے۔
4. **کانگریس کی حمایت:** ماونٹ بیٹن نے گاندھی اور نہرو کی حمایت کی جبکہ قائد اعظم سے اختلاف کیا۔ وہ جناح کو کمزور کرنا چاہتا تھا۔
5. **تقسیم میں تاخیر:** ماونٹ بیٹن نے تقسیم میں تاخیر کرنا چاہی تاکہ مسلمان خود بخود اپنی مانگ سے پیچھے ہٹ جائیں۔

قائد اعظم کی حکمت عملی اور ماونٹ بیٹن کو ناکام بنانا:

1. سفارتی اور سیاسی مقابلہ:

قائد اعظم نے ماونٹ بیٹن کو کھلم کھلا نہیں بلکہ سفارتی طریقے سے شکست دی۔ انہوں نے ہر قدم پر اپنی شرائط رکھیں اور کسی بھی ایسی تجویز کو مسترد کر دیا جو مسلمانوں کے لیے نقصان دہ تھی۔

2. دو قومی نظریہ کی سختی سے پابندی:

قائد اعظم نے واضح کر دیا کہ مسلمان ایک علیحدہ قوم ہیں اور صرف ایک علیحدہ وطن میں رہ سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کی قومی شناخت اور مستقبل تقسیم کے بغیر ممکن نہیں۔

3. ماونٹ بیٹن کے 3 جون کے منصوبے کو قبول کرنے سے پہلے شرائط:

ماونٹ بیٹن نے 3 جون 1947 کو ایک منصوبہ پیش کیا۔ قائد اعظم نے اسے قبول کرنے سے پہلے مندرجہ ذیل شرائط رکھیں:

- پنجاب اور بنگال کی تقسیم لازمی ہوگی
- مسلمانوں کو اپنی مرضی کا علاقہ ملے گا
- ریاستوں کو اپنی مرضی سے فیصلہ کرنے کا حق ہوگا
- برطانوی حکومت 15 اگست 1947 سے پہلے اقتدار منتقل کرے

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

4.پنجاب اور بنگال کو تقسیم کروانے میں کامیابی:

ماونٹ بیٹن چاہتا تھا کہ پنجاب اور بنگال متحدہ رہیں لیکن قائداعظم نے اسے سختی سے مسترد کر دیا۔انہوں نے کہا کہ "میں پنجاب کو آدھا لے سکتا ہوں لیکن گندم اور چاول کے بغیر نہیں"۔ آخر کار ماونٹ بیٹن کو پنجاب اور بنگال کی تقسیم پر رضامند ہونا پڑا۔

5.ریڈکلف ایوارڈ میں کانگریس کے سازش کو ناکام بنانا:

ماونٹ بیٹن نے ریڈکلف کی سربراہی میں ایک کمیشن بنایا۔ ابتدا میں ریڈکلف نے کچھ علاقے (مثلاً فیروزپور، گورداسپور، ہوشیارپور) بھارت کو دینے کا فیصلہ کیا تھا۔ قائداعظم نے احتجاج کیا اور یہ ثابت کیا کہ یہ فیصلے منصفانہ نہیں ہیں۔ان کے سخت مؤقف کی وجہ سے کچھ علاقے پاکستان کو ملے۔

6.اپریل 1947 میں گاندھی کی تجویز مسترد:

گاندھی نے تجویز دی کہ پاکستان کو صرف خشک ریتلے علاقے مل جائیں اور پنجاب، بنگال، سندھ نہ دیے جائیں۔ قائداعظم نے اسے فوری طور پر مسترد کر دیا اور اصرار کیا کہ مسلم اکثریتی علاقے پاکستان کا حصہ ہیں نہ کہ کوئی رعایت۔

7.تقسیم میں تاخیر کی کوششوں کو ناکام بنانا:

ماونٹ بیٹن نے جون 1948 تک تقسیم میں تاخیر کرنا چاہی۔ قائداعظم نے کہا کہ اگر تاخیر ہوئی تو انارکی پھیل جائے گی اور مسلمان اسے برداشت نہیں کریں گے۔ان کے اصرار پر تقسیم 15 اگست 1947 کو عمل میں آئی۔

8.مذہبی ریاستوں کے مسئلے پر سختی:

حیدرآباد دکن، جوناگڑھ، کشمیر جیسی ریاستوں میں قائداعظم نے سختی سے مؤقف اپنایا کہ وہ جغرافیائی محل وقوع اور آبادی کی اکثریت کی بنیاد پر پاکستان میں شامل ہوں۔ اگرچہ مسئلہ کشمیر حل نہ ہو سکا لیکن قائداعظم کے مؤقف نے پاکستان کو سفارتی طور پر مضبوط کیا۔

نتیجہ:

قائداعظم محمد علی جناح نے اپنی دانشمندی، سختی، سفارتی چالاکی، اور دو قومی نظریہ پر غیر متزلزل ایمان کی بدولت ماونٹ بیٹن کے تمام عزائم کو ناکام بنا دیا۔انہوں نے پاکستان کو ایک قابل عمل، منقسم پنجاب و بنگال، اور مسلمانوں کے لیے ایک محفوظ وطن کی صورت میں حاصل کیا۔ اگر قائداعظم کمزور مؤقف اپناتے تو پاکستان یا تو وجود میں نہ آتا یا بہت چھوٹا اور کمزور ہوتا۔

سوال نمبر 2: مسلح افواج کی تنظیم نو کے بارے میں لیاقت علی خان کی تجاویز کیا تھیں؟ آپ کے خیال میں انہیں اس مرحلہ پر کیوں مسترد کیا گیا؟

جواب:

لیاقت علی خان کی تجاویز برائے مسلح افواج کی تنظیم نو:

پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خان نے قیام پاکستان کے بعد نئی مسلح افواج کو منظم کرنے کے لیے درج ذیل تجاویز پیش کیں:

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

تجاویز:

1. **فوجی افسران کی پاکستانائزیشن:** لیاقت علی خان چاہتے تھے کہ پاکستان کی فوج میں اعلیٰ عہدوں پر پاکستانی افسران تعینات ہوں۔ اس وقت فوج کے سب سے اعلیٰ عہدے (Commander-in-Chief) پر برطانوی افسر جنرل گریسی تعینات تھے۔ لیاقت نے مطالبہ کیا کہ اس عہدے پر جلد از جلد کسی پاکستانی افسر کو لگایا جائے۔
2. **فوجی بجٹ میں کمی:** لیاقت علی خان نے کہا کہ پاکستان اپنی فوج پر بھاری رقم خرچ کر رہا ہے جو اس کی معاشی صلاحیت سے زیادہ ہے۔ انہوں نے فوجی بجٹ میں کمی کرنے اور اضافی رقم کو عوامی فلاح و بہبود، تعلیم اور صحت پر خرچ کرنے کی تجویز دی۔
3. **فوج کو سیاست سے دور رکھنا:** لیاقت علی خان چاہتے تھے کہ پاکستان کی فوج کو غیر سیاسی رکھا جائے اور یہ صرف دفاعی فرائض سر انجام دے۔ ان کا خیال تھا کہ فوج کا سیاست میں مداخلت کرنا جمہوریت کے لیے نقصان دہ ہے۔
4. **فوج کی تربیت اور اسلحے میں بہتری:** انہوں نے تجویز کیا کہ پاکستان کو اپنے ہتھیاروں کی تیاری کے لیے صنعت قائم کرنی چاہیے اور فوج کو جدید تربیت فراہم کرنی چاہیے۔
5. **چیف آف اسٹاف کمیٹی کا قیام:** انہوں نے تینوں شاخوں (فوج، بحریہ، فضائیہ) کے سربراہوں پر مشتمل ایک مشترکہ کمیٹی بنانے کی تجویز پیش کی جو دفاعی پالیسیوں پر غور کرے۔
6. **فوج میں مساوات اور میرٹ کا نظام:** ان کا کہنا تھا کہ فوج میں ترقی میرٹ اور قابلیت کی بنیاد پر ہو، نہ کہ خاندانی تعلقات یا سفارشات پر۔

مسترد ہونے کے اسباب:

لیاقت علی خان کی ان تجاویز کو اس مرحلہ پر مسترد کر دیا گیا، جس کی درج ذیل وجوہات تھیں:

1. فوج کی ناراضی (فوج کا کردار):

پاکستان کی فوج کو اپنے برطانوی کمانڈروں پر مکمل اعتماد تھا۔ فوج نے یہ موقف اپنایا کہ اگر برطانوی افسران کو ہٹا دیا گیا تو فوجی نظم و ضبط ختم ہو جائے گا اور پاکستان کو بھارت کے خلاف دفاعی طور پر کمزور کر دے گا (بھارتی فوج میں بھی برطانوی کمانڈر تھے)۔

2. بھارت کے خلاف دفاعی ضروریات:

پاکستان کی فوج کو بھارت سے فوری خطرہ تھا (جون 1948 میں بھارت نے کشمیر میں فوج بھیجی تھی)۔ فوج نے کہا کہ اس نازک صورتحال میں فوج کے ڈھانچے میں بڑی تبدیلیاں خطرناک ہوں گی۔

3. برطانیہ کا دباؤ:

برطانیہ نے پاکستان پر دباؤ ڈالا کہ وہ فوج میں برطانوی افسران کو برقرار رکھے۔ اس وقت پاکستان کا انحصار برطانیہ پر ٹیکنیکل، اسلحہ، اور تربیت کے معاملات میں تھا۔ لیاقت علی خان کی تجاویز سے برطانیہ کی حکومت ناراض تھی۔

4. لیاقت علی خان کے آئیڈیلزم بمقابلہ حقیقت:

لیاقت علی خان ایک آئیڈیلسٹ سیاستدان تھے اور وہ چاہتے تھے کہ پاکستان کی فوج فوری طور پر پاکستانی ہو جائے۔ لیکن حقیقت یہ تھی کہ پاکستان کے پاس اس وقت کافی تربیت یافتہ پاکستانی افسران نہیں تھے۔ پہلے پاکستانی کمانڈر ان چیف جنرل محمد ایوب خان 1951 میں تعینات ہوئے۔

5. سیاسی عدم استحکام:

قیام پاکستان کے بعد سیاسی عدم استحکام تھا۔ لیاقت علی خان کی حکومت کو چیلنجز کا سامنا تھا۔ فوج نے اس موقعہ کو استعمال کرتے ہوئے لیاقت کی تجاویز کو "ناقص" قرار دیا۔

6. مغربی بلاک کی رکنیت:

پاکستان اس وقت امریکہ اور برطانیہ کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ایسی صورت میں برطانوی فوجی افسران کو ہٹانا سفارتی طور پر مناسب نہ تھا۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

نتیجہ:

لیاقت علی خان کی تجاویز کو مسترد کرنے کا مطلب یہ تھا کہ پاکستان کی فوج نے برطانوی کمانڈروں کو برقرار رکھا (1951 تک) اور بعد میں بھی فوجی بجٹ میں کوئی خاص کمی نہیں کی گئی۔ بعد کے سالوں میں ثابت ہوا کہ فوج کو سیاست میں مداخلت کرنے سے روکنا مشکل تھا، اور لیاقت علی خان کی یہ تجاویز مستقبل میں فوج کے لیے ایک اہم تنبیہ ثابت ہوئیں۔

سوال نمبر 3: قائداعظم نے انتظامی ڈھانچہ تعمیر کرنے کے لیے اور پاکستان کو قوموں کی برادری میں جگہ دلانے کے لیے کیا اقدام کیے؟ وضاحت کریں۔

جواب:

قائداعظم کے انتظامی اور سفارتی اقدامات:

قائداعظم محمد علی جناح نے 14 اگست 1947 کو پاکستان کو ایک نوزائیدہ اور مشکلات سے دوچار ریاست کی صورت میں سنبھالا۔ انہوں نے انتظامی ڈھانچہ تعمیر کرنے اور بین الاقوامی سطح پر پاکستان کی شناخت بنانے کے لیے درج ذیل اقدامات کیے:

انتظامی ڈھانچہ تعمیر کرنے کے اقدامات:

1. **وفاقی دارالحکومت کا قیام:** قائداعظم نے کراچی کو عارضی دارالحکومت قرار دیا اور یہاں مرکزی سیکریٹریٹ، وزارتوں اور محکموں کو قائم کیا۔ انہوں نے پاکستان کے پہلے وفاقی دارالحکومت کے لیے ایک مستقل کمیشن مقرر کیا۔
2. **نئے سرکاری اداروں کا قیام:** قائداعظم نے درج ذیل ادارے قائم کیے:
   - **اسٹیٹ بینک آف پاکستان** - (1948) ملکی کرنسی اور مالیاتی پالیسی کے لیے
   - **عدالت عظمیٰ (سپریم کورٹ) اور عدالت عالیہ (ہائی کورٹ)** - قانونی نظام کے لیے
   - **پاکستان سیکریٹریٹ** - مختلف وزارتوں (دفاع، خارجہ، خزانہ، داخلہ، وغیرہ) کے لیے
   - **پاکستان سول سروس** - (PCS) بیوروکریسی کے لیے
   - **تعلیمی ادارے** - پنجاب یونیورسٹی، کراچی یونیورسٹی، اور دیگر اسکولوں اور کالجوں کو بہتر بنایا
3. **سول سروس کی تشکیل:** قائداعظم نے پاکستان کے لیے ایک نئی سول سروس تشکیل دی۔ انہوں نے برطانوی ہند کے سول سروس (ICS) کے پاکستانی افسران کو اپنی خدمات جاری رکھنے کی دعوت دی اور نئے افسران کی بھرتی کے لیے کمیشن بنایا۔
4. **فوج کی تنظیم نو:** قائداعظم نے فوج کو تین شاخوں (فوج، بحریہ، فضائیہ) میں منظم کیا۔ انہوں نے برطانوی افسران کو ایک مدت کے لیے برقرار رکھا جب تک پاکستانی افسران تیار نہ ہو جائیں۔
5. **صوبائی انتظامیہ:** قائداعظم نے چاروں صوبوں (پنجاب، سندھ، بلوچستان، صوبہ سرحد) میں گورنر اور وزرائے اعلیٰ مقرر کیے۔ انہوں نے صوبائی سیکریٹریٹ بھی قائم کیا۔
6. **قومی اسمبلی کا قیام:** قائداعظم نے پاکستان کی پہلی قومی اسمبلی کی تشکیل کی۔ انہوں نے اسمبلی کے پہلے اجلاس میں خطاب کیا اور اصولوں کی روشنی میں کام کرنے کی ہدایت کی۔
7. **قومی پرچم، ترانہ اور شناخت:** قائداعظم نے پاکستان کا قومی پرچم، ترانہ (بعد میں منظور)، اور دیگر قومی علامات متعارف کروائیں۔

پاکستان کو قوموں کی برادری میں جگہ دلانے کے اقدامات:

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

1. **دوست ممالک سے سفارتی تعلقات:**
   - **ترکی:** قائد اعظم نے ترکی (مسلم ملک) سے قریبی تعلقات قائم کیے۔ ترکی نے پاکستان کو فوری طور پر تسلیم کیا۔
   - **ایران:** ایران نے بھی پاکستان کو تسلیم کیا اور دونوں ممالک کے درمیان قریبی تعلقات قائم ہوئے۔
   - **عرب ممالک:** مصر، شام، لبنان، عراق، سعودی عرب نے پاکستان کو تسلیم کیا۔
   - **برطانیہ اور دولت مشترکہ:** قائد اعظم نے اس بات پر اصرار کیا کہ پاکستان دولت مشترکہ (British Commonwealth) کا رکن بنے، لیکن بطور خود مختار ریاست۔ 1947 میں پاکستان دولت مشترکہ کا رکن بن گیا۔
   - **امریکہ:** قائد اعظم نے امریکہ سے سفارتی تعلقات قائم کرنے کی کوشش کی۔ 1947 میں امریکہ نے پاکستان کو تسلیم کر لیا۔
   - **سوویت یونین:** قائد اعظم نے سوویت یونین کے ساتھ بھی تعلقات استوار کرنے کی کوشش کی لیکن سوویت یونین نے تعلقات قائم کرنے میں تاخیر کی۔
2. **اقوام متحدہ میں پاکستان کی رکنیت:**
   قائد اعظم نے اپنی کوششوں سے 30 ستمبر 1947 کو پاکستان کو اقوام متحدہ کی رکنیت دلا دی۔ پاکستان اقوام متحدہ کا 57 واں رکن بنا۔ انہوں نے پاکستان کے پہلے مندوب سر ظفر اللہ خان کو اقوام متحدہ بھیجا۔
3. **عالمی رہنماؤں سے ملاقاتیں:**
   قائد اعظم نے مختلف ممالک کے رہنماؤں سے ملاقاتیں کیں (جیسے ترکی کے صدر، ایرانی شاہ، امریکی صدر ٹرومین، برطانوی وزیر اعظم اٹلی، وغیرہ) اور پاکستان سے تعلقات قائم کرنے کی درخواست کی۔
4. **مسلم ممالک میں سفارت:**
   قائد اعظم نے دنیا بھر کے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ پاکستان کی حمایت کریں۔ انہوں نے عالمی اسلامی کانفرنسوں میں شرکت کی (جیسے 1949 میں لاہور میں اسلامی کانفرنس) اور مسلم ممالک کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کی کوشش کی۔
5. **سفارتی مشنز کا قیام:**
   قائد اعظم نے بڑے ممالک میں پاکستان کے سفارت خانے قائم کیے۔ انہوں نے تجربہ کار سفارت کاروں کو مختلف ممالک میں بھیجا۔
6. **کشمیری مسئلے پر عالمی حمایت حاصل کرنا:**
   قائد اعظم نے 1947-48 کے بھارتی حملے کے بعد اقوام متحدہ میں کشمیری مسئلہ اٹھایا اور یقین دہانی کروائی کہ پاکستان مسلمانوں کے حقوق کے لیے کھڑا ہے۔ اس سے پاکستان کو عالمی سطح پر ہمدردی ملی۔

نتیجہ:

قائد اعظم نے پاکستان کو ایک منظم اور فعال ریاست بننے کے قابل بنایا۔ ان کے انتظامی اقدامات کی بدولت پاکستان کی بیوروکریسی، عدلیہ، اور فوج نے کام شروع کیا۔ بین الاقوامی سطح پر ان کی سفارتی کوششوں نے پاکستان کو دنیا میں ایک نئی شناخت دی۔ اگر قائد اعظم کی رہنمائی نہ ہوتی تو پاکستان مشکلات کے سمندر میں ڈوب سکتا تھا۔

سوال نمبر 4: سکندر مرزا کی پالیسیوں اور کم مدت وزارتوں میں تعلق واضح کریں۔

جواب:

سکندر مرزا کی پالیسیاں اور کم عرصہ وزارتوں کا تعلق:

سکندر مرزا پاکستان کے پہلے گورنر جنرل (1955-1956) اور پھر پہلے صدر (1956-1958) تھے۔ ان کے دور میں پاکستان میں سیاسی عدم استحکام بہت بڑھ گیا اور وزارتیں بہت کم مدت تک قائم رہیں۔ درج ذیل نکات اس کی وضاحت کرتے ہیں:

سکندر مرزا کی پالیسیاں:

1. **صدارتی نظام کی حمایت:** سکندر مرزا نے صدارتی نظام کو ترجیح دی اور وہ پارلیمانی نظام کے مخالف تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ صدر کے پاس مکمل اختیارات ہوں۔
2. **فوج کی پشت پناہی:** سکندر مرزا نے فوج کے اعلیٰ افسران (خاص طور پر جنرل ایوب خان) کو قریب رکھا۔ وہ فوج کی مدد سے اپنی پوزیشن مضبوط کرنا چاہتے تھے۔
3. **سیاسی جماعتوں کو کمزور کرنا:** وہ مسلم لیگ کو پسند نہیں کرتے تھے (بلکہ وہ ریپبلکن پارٹی کے حامی تھے)۔ انہوں نے مختلف حربوں سے مسلم لیگ کو توڑنے کی کوشش کی اور نئی سیاسی جماعتیں بنائیں۔
4. **مرکز میں زیادہ اختیارات:** سکندر مرزا چاہتے تھے کہ وفاق کے پاس زیادہ اختیارات ہوں اور صوبے کمزور ہوں۔ یہ "ون یونٹ" (مغربی پاکستان میں صوبوں کو ضم کرنا) کی پالیسی بھی اسی سوچ کا نتیجہ تھی۔
5. **غیر جمہوری طریقے:** وہ جمہوریت کے روایتی طریقوں کے بجائے ایمرجنسی، مارشل لا، اور براہ راست کارروائیوں کے حامی تھے۔
6. **مغرب نواز خارجہ پالیسی:** سکندر مرزا نے امریکہ اور برطانیہ کے ساتھ قریبی تعلقات رکھے اور جنگی معاہدے (SEATO, CENTO) میں شامل ہوئے۔

کم مدت وزارتوں اور سکندر مرزا کے کردار کا تعلق:

پاکستان میں 1951 سے 1958 تک وزیر اعظم اور وزارتوں کی فہرست درج ذیل ہے:

- خواجہ ناظم الدین (1951-1953)
- محمد علی بوگرہ (1953-1955)
- چوہدری محمد علی (1955-1956)
- حسین شہید سہروردی (1956-1957)
- ابراہیم اسماعیل چندریگر (1957)
- فیروز خان نون (1957-1958)

ان سب کی دورانیہ بہت کم تھے۔ تعلق یوں تھا:

1. **سکندر مرزا کی مداخلت:** سکندر مرزا (گورنر جنرل اور پھر صدر) نے اپنے اختیارات کا غلط استعمال کرتے ہوئے وزیر اعظم اور ان کی کابینہ کو ہٹانے کی کوشش کی۔ وہ اس بات کو یقینی بناتے تھے کہ کسی وزیر اعظم کو پورا دور ملنے نہ پائے۔
2. **سہروردی کو ہٹانا: (1957)** حسین شہید سہروردی نے بعض پالیسیوں پر سکندر مرزا سے اختلاف کیا (مثلاً ون یونٹ اور خارجہ پالیسی)۔ سکندر مرزا نے مجبوراً سہروردی کو استعفیٰ دینے پر مجبور کر دیا۔
3. **چندریگر کو بے دخل کرنا: (1957)** چندریگر نے صدر کے اختیارات محدود کرنے کے لیے آئینی ترمیم لانے کی کوشش کی۔ سکندر مرزا نے ان کو بھی وزارت سے ہٹوا دیا۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

4. **فیروز خان نون کی از سرِ نو تشکیل :**(58-1957) فیروز خان نون کا تعلق مسلم لیگ سے تھا لیکن وہ بھی صدر کے ساتھ اختلاف رکھتے تھے۔ نون نے صدر کے خلاف تحریک چلانے کی کوشش کی۔
5. **نون کے خلاف عدم اعتماد :** سکندر مرزا نے اپنے حامیوں کے ذریعے فیروز خان نون کے خلاف قومی اسمبلی میں عدم اعتماد کی تحریک کا منصوبہ بنایا۔ اس سے پہلے ہی 7 اکتوبر 1958 کو سکندر مرزا نے مارشل لا لگا دیا۔
6. **ون یونٹ کے تنازعات :** سکندر مرزا نے مغربی پاکستان میں صوبوں کو ون یونٹ میں ضم کرنے کا فیصلہ کیا (1955) لیکن اس پر سندھ، سرحد اور بلوچستان میں شدید اختلافات تھے۔ وزیر اعظم اس کے خلاف تھے تو انہیں ہٹا دیا جاتا۔

نتیجہ:

سکندر مرزا کی پالیسیوں نے پاکستان میں سیاسی عدم استحکام کو فروغ دیا۔ انہوں نے وزیر اعظم کو صرف نام کا عہدہ بنا دیا اور خود تمام اختیارات اپنے پاس رکھے۔ اس کا براہِ راست نتیجہ یہ تھا کہ 7 سال میں 7 وزارتیں بنیں اور گرائی گئیں۔ بالآخر 7 اکتوبر 1958 کو سکندر مرزا نے خود ہی آئین منسوخ کر کے مارشل لا لگا دیا (حالانکہ بعد میں جنرل ایوب خان نے انہیں بھی ہٹا دیا)۔

یہ کم عرصہ وزارتوں کا براہِ راست تعلق سکندر مرزا کی غیر جمہوری پالیسیوں، فوج سے قربت، اور جماعتوں میں جوڑ توڑ سے تھا۔

سوال نمبر 5: پاکستان کے تحفظ کو متاثر کرنے والے عوامل پر بحث کریں۔

جواب:

پاکستان کے تحفظ کو متاثر کرنے والے عوامل:

پاکستان کے قیام کے بعد سے لے کر آج تک کئی عوامل نے اس کے تحفظ اور سلامتی کو متاثر کیا ہے۔ ان عوامل کا تفصیلی جائزہ درج ذیل ہے:

1. جغرافیائی عوامل:

- **بھارت کے ساتھ طویل سرحد :** پاکستان کے مشرق میں بھارت کے ساتھ تقریباً 3,323 کلومیٹر طویل سرحد ہے جو بہت زیادہ حساس ہے بھارت کے ساتھ جنگیں (1948، 1965، 1971) ہو چکی ہیں۔
- **افغانستان کے ساتھ ڈیورنڈ لائن :** مغرب میں افغانستان کے ساتھ سرحد متنازعہ ہے اور افغانستان ڈیورنڈ لائن کو تسلیم نہیں کرتا۔ اس سرحد پر بار بار جھڑپیں ہوتی رہتی ہیں۔
- **ایران کے ساتھ سرحد :** جنوب مغرب میں ایران کے ساتھ 900 کلومیٹر سرحد ہے، جو کبھی کبھار غیر محفوظ ہو جاتی ہے۔
- **چین کے ساتھ دوستانہ سرحد :** شمال مشرق میں چین کے ساتھ دوستانہ سرحد ہے لیکن یہ برفانی علاقوں پر مشتمل ہے۔
- **بحیرہ عرب کے ذریعے سمندری حدود :** پاکستان کی سمندری حدود بھی اہم ہیں (گوادر، کراچی، پاسنی)۔

2. فوجی اور دفاعی عوامل:

- **بھارت کے ساتھ اسلحے کی دوڑ :** بھارت کے پاس بڑی فوج، جدید اسلحہ، ایٹم بم، اور بڑا دفاعی بجٹ ہے پاکستان کو اپنے دفاعی بجٹ کا بڑا حصہ بھارت کے مقابلے پر خرچ کرنا پڑتا ہے۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

- **نامکمل دفاعی صنعت:** پاکستان کے پاس اپنے جدید ہتھیار بنانے کی مکمل صلاحیت نہیں ہے (جوائنٹ پروڈکشن اور درآمد پر انحصار)۔
- **دہشت گردی اور عدم استحکام:** 2001 سے پاکستان کو اندرونی دہشت گردی کا سامنا ہے (TTP، القاعدہ، داعش، اور بلوچستان میں علیحدگی پسند)۔
- **بارڈر پر بھارتی aggression:** سری نگر، لوک سرحد، اور دیگر مقامات پر بھارت کی طرف سے سیز فائر کی خلاف ورزیاں۔

3. سیاسی عوامل:

- **سیاسی عدم استحکام:** پاکستان میں بار بار مارشل لا (1958، 1969، 1977، 1999)، اور ڈکٹیٹر شپ۔
- **جمہوریت کی کمزوری:** جمہوری اداروں کی ناپختگی، الیکشن میں دھاندلی، اور اداروں کے درمیان تصادم۔
- **وفاقی و صوبائی عدم توازن:** صوبوں میں عدم مساوات، ون یونٹ (پہلے) اور بلوچستان، سندھ، خیبر پختونخوا میں عدم اطمینان۔
- **سیاسی جماعتوں میں اختلاف:** مسلم لیگ (ن)، پیپلز پارٹی، اور دیگر جماعتوں کے درمیان مفاد پرستی۔

4. معاشی عوامل:

- **اقتصادی عدم استحکام:** زرمبادلہ کی کمی، بیرونی قرضے، بڑھتی ہوئی مہنگائی، اور برآمدات میں کمی۔
- **بجٹ میں فوجی اخراجات کا بڑا حصہ:** فوجی اخراجات (GDP کا تقریباً 4٪) تعلیم اور صحت کے اخراجات کو کم کر دیتے ہیں۔
- **غربت اور بے روزگاری:** آبادی کا بڑا حصہ غربت میں زندگی گزار رہا ہے، جس سے سیاسی اور سماجی عدم استحکام پیدا ہوتا ہے۔
- **انرجی بحران:** بجلی اور گیس کی قلت صنعتوں اور عوام کو متاثر کر رہی ہے۔

5. سماجی و مذہبی عوامل:

- **فرقہ واریت:** سعودیہ اور ایران کی حمایت یافتہ شیعہ سنی فرقہ واریت نے پاکستان کو اندرونی طور پر کمزور کیا ہے۔
- **انتہا پسندی:** طالبان، داعش، اور دیگر شدت پسند گروہوں کی موجودگی۔
- **تعلیم کا فقدان:** پاکستان کی شرح خواندگی 60-65٪ کے قریب ہے جبکہ جدید دور میں یہ ناکافی ہے۔
- **آبادی کا بڑھتا ہوا دباؤ:** تیزی سے بڑھتی آبادی (2.5٪ سالانہ) وسائل پر دباؤ ڈالتی ہے۔

6. خارجہ پالیسی کے عوامل:

- **افغان بحران:** افغان جنگ (1979-89، 2001-21) کا پاکستان پر منفی اثر (مہاجرین، اسلحہ، منشیات، دہشت گردی)۔
- **بھارت کے ساتھ کشمیر کا مسئلہ:** بھارت کے ساتھ تنازعات نے پاکستان کو بار بار جنگ پر مجبور کیا ہے۔
- **امریکہ کے ساتھ دوڑتے ہوئے تعلقات:** امریکہ نے بار بار پاکستان کو اتحادی اور مخالف بنا کر استعمال کیا (مثلاً 1965، 1971، 2001)۔
- **چین کے ساتھ گہرے تعلقات:** (CPEC) بھارت اور امریکہ نے چین-پاکستان تعلقات کو تنقید کا نشانہ بنایا۔
- **ایران اور سعودی عرب کے درمیان توازن:** پاکستان ان دونوں ممالک کے درمیان مشکلات میں پھنس جاتا ہے۔

7. جغرافیائی سیاسی اور اسٹریٹیجک عوامل:

- **بحیرہ عرب میں موجودگی:** امریکی، چینی، اور بھارتی بحری بیڑوں کی موجودگی پاکستان کے سمندری راستوں کو غیر محفوظ بناتی ہے۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

- **بلوچستان میں بغاوت:** ایران میں بلوچ اور پاکستان میں بلوچ علیحدگی پسند گروہ سرحد پار کر کے حملے کرتے ہیں۔
- **بین الاقوامی مالی اداروں کا کنٹرول** IMF: اور عالمی بینک نے پاکستان پر مشروط قرضے دیے ہیں۔

نتیجہ:

پاکستان کا تحفظ بہت سے اندرونی اور بیرونی عوامل سے متاثر ہو رہا ہے۔ ایک مضبوط سیاسی نظام، مستحکم معیشت، جدید فوج، اور متوازن خارجہ پالیسی ہی پاکستان کے تحفظ کو یقینی بنا سکتی ہے۔ قیام پاکستان سے لے کر آج تک ان میں سے کئی عوامل نے پاکستان کو کئی بحرانوں سے دوچار کیا ہے، لیکن پھر بھی پاکستان جیو پولیٹیکل لحاظ سے ایک اہم اسلامی ریاست ہے۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔